بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم - چہارشنبہ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۹ اخاء ۱۳۳۶ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۳۸

ری پبلکن پارٹی ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائے گی جس سے انتخابات پر برا اثر پڑے

"پارٹی کی اکثریت کا اب بھی یہی خیال ہے کہ پاکستان کیلئے یونٹ کا تصوّر مفید ہے" (ڈاکٹر خان صاحب)

لاہور ۸ راکتوبر۔ مشہور ری پبلکن راہنما ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے کہ عام انتخابات سے قبل آئین میں تبدیلی کرنے کا کوئی امکان نہیں۔ وہ کل یہاں ایک بیان دے رہے تھے۔ جس میں انہوں نے کہا اہم ترمیمی تبدیلیاں انتخابات کے بعد ہی عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا دوسری پارٹیوں کی طرح ری پبلکن پارٹی بھی عام انتخابات کرانے کا وعدہ کر چکی ہے۔ اور وہ اس وعدے کی پابند ہے۔ چنانچہ وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی۔ جس سے انتخابات پر برا اثر پڑے۔ وحدت مغربی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا میرے نزدیک یونٹ کا تصور مفید ہے۔ اسی طرح میری پارٹی کی اکثریت کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ چھوٹے صوبے یونٹ کے منصوبے سے مطمئن نہیں۔ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ ری پبلکن پارٹی نے آئین کو نقصان پہنچانے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی سے سمجھوتہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا میری پارٹی ہرگز کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیگی جس سے نظم ونسق پر برا اثر پڑے۔ اور وہ درہم برہم ہو کر رہ جائے۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۸ راکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع ... [illegible]

نقرس کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— ربوہ ۸ راکتوبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ۴ راکتوبر کو دل اور انتڑیوں میں شدید تکلیف کے بعد جو تخفیف شروع ہوئی تھی وہ اب تک بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ آج ۸ راکتوبر کی صبح تک دن یا رات میں کسی وقت بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ راتوں کو اچھی طرح نیند آتی۔ ورم بہت کم ہو چکا ہے۔ اور طبیعت صحت کی طرف مائل ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے آمین۔

"مسلمان شہری کے فرائض"

تربیتی کلاس میں صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کا لیکچر

ربوہ ۸ راکتوبر۔ آج رات کو ۸ بجے خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب "مسلمان شہری کے فرائض" پر لیکچر دینگے کل مورخہ ۷ راکتوبر کو صبح نو بجے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے کلاس میں ایک عالمانہ اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا

"نور نبوت سے استفادہ کا طریق"

نیز گزشتہ شب ۸ بجے صحافت کے موضوع پر لیکچر ہوا

اگر کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا تو امریکہ پاکستان کی حمایت کرے گا

پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر جیمز لینگلے کا بیان

لاہور ۸ راکتوبر۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر جیمز لینگلے نے جو آجکل کراچی سے لاہور آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ اگر کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش ہوا۔ تو میرا ملک پاکستان کے موقف کی حمایت کرے گا۔ کل انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا اور مزید کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ پر امن طریق پر طے ہو جائے گا۔

ادھر نیویارک سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے آج سلامتی کونسل کا جو اجلاس ہونے والا تھا وہ کل تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ التوا کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر کرشنا مینن نے معذوری ظاہر کی ہے۔ کہ وہ پروگرام کے مطابق آج تقریر نہیں کر سکیں گے۔

م اخبار نویسوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کشمیر کے متعلق بین الاقوامی غنڈہ گردی جاری ہے اور بعض طاقتیں اس کی حمایت کر رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ کرامؓ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت چوہدری کریم الدین صاحبؓ مدرس سیالکوٹ مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۵۷ء کو تقریباً اسی ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۸۹۶ء میں حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور آپ کو حضور کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا آپ کا جنازہ بذریعہ لاری ۸ اکتوبر کو صبح ۴ بجے ربوہ لایا گیا۔

(۲) اسی طرح حضور علیہ السلام کے ایک اور صحابی حضرت منشی خدا بخش صاحبؓ (والد ماجد میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال) مورخہ ۷ راکتوبر کو ریل کے ایک حادثے میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۹۵ سال تھی۔ آپ ۱۹۰۱ء میں بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے تھے۔ صبح ۹½ بجے کے قریب آپ ربوہ میں ہسپتال کی پرانی عمارت کے قریب ریلوے لائن عبور کر رہے تھے کہ ریل گاڑی کی لپیٹ میں آ گئے۔ ٹانگ اور سر پر شدید چوٹ آئی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آپ چند منٹ بعد وفات پا گئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بین الاقوامی "غنڈہ گردی" کی شکایت

ڈیو ۸ راکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل یہاں شکایت کی کہ کشمیر کے بارے میں بہت سے ملکوں نے شرمناک طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ اکتوبر ۱۹۵۷ء

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق

ذیل میں ہم ہفت روزہ سیاست مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء سے ایک نوٹ بعینہٖ درج کرتے ہیں:۔

"کچھ پادری اپنے عیسائی مذہب کی تبلیغ افریقہ کے جنگلیوں میں کر رہے تھے اور ڈیڑھ برس کا عرصہ ہوا ان میں سے پانچ پادری حبشیوں کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے۔ اس سلسلہ کا یہ واقعہ حیرت انگیز۔ دلچسپ اور پبلک کی خدمت کا دعوٰے کرنے والوں کے لئے باعث تقلید ہونا چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ دوسرے پادری ان حبشیوں سے کوئی انتقام لیتے مقتول پادریوں کی بیویوں نے قاتل حبشیوں کی بیویوں کو تعلیم دینی شروع کر دی ہے۔ اور یہ خواتین اب نہ صرف اپنے مقتول شوہروں کی روح کے لئے دعائیں کرتی رہتی ہیں۔ بلکہ ان کی دعائیں قاتلوں کے لئے بھی وقف ہوتی ہیں۔ اور یہ اپنی دعاؤں میں چاہتی ہیں کہ خدا ان حبشیوں کی جہالت ختم کرے اور یہ تہذیب و تمدن سے واقف ہوں۔

کیا ہندوستان میں بھی عیسائیوں کے علاوہ (قادیان کے احمدی حضرات کو چھوڑ کر کیونکہ ان احمدیوں میں بھی بغیر کسی غرض کے خدا کی مخلوق کی خدمت کا بیحد شوق ہے) کوئی دوسری قوم ایسی ہے جس کے مبلغین پبلک کی خدمت۔ خدمت برائے خدمت کرتے ہوں۔ اور ان کی اس خدمت کی تہ میں کوئی غرض پوشیدہ نہ ہوں۔ اس پر ہندوؤں آریہ سماجیوں۔ کانگرسیوں۔ سکھوں اور مسلمانوں کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس خدمت کو خدمت قرار نہیں دیا جانا چاہیئے جس کے معاوضہ کی توقع کی جائے اور خدا کی مخلوق کی خدمت کو تب ہی خدمت قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو مہاتما گاندھی یا مسٹر دتو با بھاوے کی طرح بغیر کسی غرض کے ہو۔ اور اگر خدا کی مخلوق کی خدمت کی تہ میں کوئی معاوضہ یا غرض ہو تو پھر اس خدمت کو خدمت نہیں ایک تجارت قرار دیا جا سکتا ہے جس کی توقع بلند لوگوں سے نہیں کی جا سکتی"۔

(ریاست دہلی۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء)

اس سے ظاہر ہے کہ عیسائی مشنری نہ صرف تمام دنیا میں تبلیغ کے مشن کھول رہے ہیں اور نہ صرف ان ملکوں میں خدمت خلق کے ادارے وسیع پیمانے پر جاری کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ یسوع مسیح کا نام ایسی قوموں میں بھی پہنچانے کے لئے جو تہذیب و تمدن سے بالکل عاری ہیں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

موجودہ مسلمانوں کے لئے خاص طور پر یہ نہایت عبرت انگیز ہے۔ ہمارے اہل علم حضرات اس کا جواب صرف یہ دے کر دل کو خوش نہیں کر سکتے۔ کہ عیسائیوں کی پشت پناہی وہ بے پناہ دولت کر رہی ہے جو آج عیسائی قوموں کو حاصل ہے اور چونکہ وہ ساری دنیا پر مادی طاقت کے لحاظ سے فائق ہیں۔ اس لئے عیسائی مشنری اپنی حکومتوں اور امراء کی مدد سے ایسے کام سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ جواب دراصل ہمارے طبعی جمود کی ترجمانی کرتا ہے اور کچھ نہیں۔

سوال یہ نہیں ہے کہ ان لوگوں کو مادی سامان وافر حاصل ہیں سوال اس دلیری اور بہادری کا ہے جس کی وجہ سے یہ عیسائی مشنری تبلیغ کے شوق میں موت کے مونہہ میں گھس جاتے ہیں۔ مغربی اقوام کے خروج کی ابتداء سے لے کر آج تک کی عالمی تاریخ پر نظر ڈالی جائے۔ تو ہم دیکھیں گے کہ عیسائی پادریوں نے جان جوکھوں کے جو کام کئے ہیں وہ نہایت قابل تعریف ہیں۔

مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک کسی مذہب کے علماء دین تبلیغ کا جوش پورے خلوص کے ساتھ رہا ہے۔ اس وقت تک وہ مذہب دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا ہے۔ خود اسلام کے داعیوں کو دیکھا جائے تو ایک وقت تھا کہ علمائے اسلام دور دور تک نکل جاتے تھے۔ مراکش سے لے کر چین تک اسلام کے مبلغ اہل اللہ کے لباس میں پھیلے ہوئے تھے۔ چنانچہ عیسائی مشنریوں کے خروج سے پہلے مسلمان مبلغین ایسی ہی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کر گئے ملک ملک میں اسلامی تہذیب و تمدن پھیلائے تھے اور آج جو ہم ساری دنیا میں مسلمانوں کا وجود پاتے ہیں۔ تو یہ ان ہی جان نثاروں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

افسوس ہے۔ کہ بعد میں مسلمان علماء سیاسی رنگ میں زیادہ سے زیادہ رنگین ہوتے چلے گئے۔ اور انہوں نے بھی سیاسی شکست کے ساتھ شکست کھائی۔ اسی بات سے متاثر ہو کر علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا۔ کہ ؎

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصار دیں میں ہو

افسوس کہ آج مسلمانوں میں تبلیغ و اشاعت۔ تہذیب و تعلیم کی وہ فعالیت نہیں رہی۔ اسی لئے ان میں مسیحی پادریوں کے مقابلہ میں قربانیاں کرنے کا جوش بھی نہیں پایا جاتا۔ ہم نے الفضل کی گذشتہ قریبی اشاعتوں میں عرض کیا تھا۔ کہ اگر مسلمان علماء اسلام کی صرف دو باتیں ہی آج دنیا میں پھیلانے کے لئے نکلیں۔ تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

یہ باتیں شراب خوری کا استیصال اور اسلامی اصول مساوات کی تبلیغ ہے۔ لیکن یہ کام اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہمارے اہل علم حضرات پورے خلوص کے ساتھ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر وہ ایسا کریں تو دنیا کے تمام ممالک انہیں ہاتھوں ہاتھ لینے کے لئے تیار ہوں گے۔ اور یہ ان کا یہ کام ان عیسائی پادریوں کی نسبت جو جنگلی لوگوں میں گھس کر جان کے خطرہ کے علی الرغم تعلیم و تربیت کے کام کر رہے ہیں بہت آسان ہے۔ دیکھیئے۔ ؎

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

زندہ اقوام میں بھی ایسی قربانیاں کرنے والے لوگ بہت زیادہ نہیں ہوتے۔ مگر ایسے افراد صرف زندہ اقوام ہی پیدا کر سکتی ہیں۔ اور جس قوم میں ایسے لوگ بالکل پیدا نہ ہوں۔ تو سمجھو وہ قوم مردہ ہو چکی ہے ہم کو کامل یقین ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ اور آخر میں تمام ادیان پر غالب آئیگا۔ اس لئے ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اس میں ہمیشہ اہل اللہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم کی نص "الٰہی حفاظت" اور حدیث مجددین سے واضح ہے کہ اس میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو تجدید و احیائے دین کا کام سر انجام دیتے رہیں گے

ہفت روزہ ریاست نے اپنے نوٹ میں خطوط وحدانی کے اندر احمدیوں کو پیش کیا ہے جو واقعی فعالیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور بے غرض خدمت خلق میں پیش پیش ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام از سر نو منزل ترقی میں جادہ پیما ہو رہا ہے۔

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ ایس ای کینال عرصہ سے بیمار ہیں۔ میری والدہ کی طبیعت بھی علیل رہتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ جمیل احمد رشید ستان چھاؤنی)

ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اسلامی تعلیم و تمدن کے مطابق اپنی زندگی بسر کریگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں :-

"تحریک جدید کے دوسرے دور سے میری غرض یہ ہے۔ کہ ہم دنیا میں اسلامی تعلیم کو قائم کریں۔ اسلامی تعلیم اس وقت مٹی ہوئی ہے۔ اور ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں۔ کہ اس کا قیام حکومت سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت سے تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں۔ اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے۔ باقی زیادہ تر ایسی ہیں۔ کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اس کی توحید اور عرفان کی خواہش دل میں رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور پھر اس کو دنیا میں رائج کرنا۔ قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کرنا۔ امانت۔ دیانت راستبازی وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا حکومت سے کوئی واسطہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں ایسی حکومت کے ماتحت رکھا ہے۔ کہ ہمارے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ ہم حکومت سے ٹکراؤ کے بغیر اسلامی تعلیم کو جاری کر سکیں۔ اور پھر تنظام کے ذریعہ اسے طاقت دے سکیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اسلامی تعلیم کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

اسلامی تعلیم کو اس طرح اپنے اندر جاری کرنا چاہیئے۔ کہ اگر دنیوی سکول توڑ بھی دیئے جائیں۔ تو ہر احمدی اپنی اپنی جگہ پر پروفیسر اور فلاسفر ہو جو اپنے بچوں کو گھر میں وہی تعلیم دے۔ جو ہم نے سکولوں میں دینی ہے۔ یعنے اگر کوئی وقت ایسا بھی آ جائے۔ جب دینی تعلیم کا انتظام حکومت ہمیں کرنے نہ دے۔ اس وقت وہ وقت جو بچے والدین کے پاس گزاریں۔ ان کی دینی تعلیم کو مکمل کرنے کا ذریعہ بن جائے سو اگر تم اسلامی تعلیم کو عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرو۔

خدا تعالےٰ کی صفات کو پیش کرو۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ لوگ انہیں اختیار نہ کریں گے۔ اور تمہاری نقل نہ کرنے لگیں گے۔

علماء کے فرائض

میں علماء سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی تمدن کا پوری طرح مطالعہ کریں۔ اور قرآن کریم اور احادیث سے اس کے احکام کو اچھی طرح سے مستنبط کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ اس کا کونسا حصہ ایسا ہے جس پر ہم آج بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اور پھر اسے جماعت کے سامنے بار بار پیش کریں۔ اور لوگوں کے دماغوں میں اسے اس طرح ٹھونسنے کی کوشش کریں۔ کہ پھر وہ نکل نہ سکے۔

مصنفین کے لئے ثواب کا موقعہ

اگر ہماری جماعت تعاون کے ساتھ اس بات کے پیچھے پڑ جائے۔ کہ اسلامی تعلیم کو رائج کرنا ہے۔ اس کے متعلق کتابیں لکھی جائیں سوال وجواب کے رنگ میں چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے جائیں۔ جس طرح پکی روٹی یا اسی قسم کی پنجابی کتابیں موجود ہیں۔ ایسی کتابیں اس مقصد کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ اس لئے پنجابی میں اردو میں نظم میں نثر میں ایسی کتابیں لوگوں کے ذہن نشین کی جائیں کہ فلاں موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے۔ فلاں بات یوں کرنی چاہیئے :-

مسیح موعودؑ کی بعثت کی اصل غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتلائی گئی ہی ہے۔ کہ یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

احباب جماعت عہد کریں

ہر جگہ تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے ان سے پھر عہد لیا جائے۔ کہ وہ اسلامی تمدن اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ اور احیائے دین اور قیام شریعت کر کے اپنی بنیادوں کو مضبوط کریں گے۔ تا قلیل سے قلیل عرصہ میں وہ تمدن قائم ہو جائے۔ جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے تھے۔

(خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

مسئلہ ورثہ اور حقوق نسواں

اسلامی تمدن کے قیام کے ضمن میں حضور انور نے ورثہ کے مسئلہ پر عمل کرنے کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء میں خاص طور پر توجہ دلائی تھی کہ

"پہلی بات ایسی ہے جس کے متعلق جماعت ابھی وقت یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ کل نہیں ہوگی۔ اور وہ یہ ہے کہ لڑکیوں بہنوں۔ بیویوں اور ماؤں کو ورثہ میں حصہ نہیں دیا جاتا۔ جو شریعت نے انہیں دیا ہے۔ ہر شخص اقرار کرے۔ اور جو نہیں کرے گا۔ اسے جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ (الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء)

(تمام حاضرین نے لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کھڑے ہو کر کیا) دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو تمدن اسلامی کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔

مرسلہ - محمد ابراہیم خلیل ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو

کہ

دشمن بھی تمہاری نیکی کے قائل ہو جائیں

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے۔ دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جاوے۔ مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں۔ جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقا کے قائل ہو جائیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی نظر جذر قلب تک پہونچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے جب وہ دل وجان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں۔ مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے۔ کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جاوے۔ اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جاوے۔"

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

جنگ میں استعمال ہونے والی زہریلی گیسیں

(از مکرم پروفیسر حبیب اللہ صاحب ایم۔ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(قسط دوم)

فوجی نقطۂ نگاہ سے وار گیسز کی تقسیم

فوجی نقطۂ نگاہ سے وار گیسز (war gases) کی تقسیم اس سے مختلف ہوتی ہے۔ ضروریاتِ جنگ کے اعتبار سے گیسوں کی تقسیم ان کے اثر کی شدت اور اس اثر کے دیرپا ہونے کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ اثر کتنے عرصہ تک قائم رہا۔ انگریزی میں اس کو Persistancy کہتے ہیں۔ جن گیسوں کا اثر دس منٹ سے لے کر دو تین گھنٹے تک رہتا ہے۔ انہیں non Persistant یا غیر قیام پذیر گیسیں کہتے ہیں۔ اس گروپ میں وہ مرکبات شامل ہیں جن کا درجۂ کھولاؤ بہت کم ہوتا ہے۔ بم کے پھٹنے سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ اس کو بخار یا دخان کی شکل میں تبدیل کر دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ پھر ہوا کے جھونکے اس بخار کو ادھر اُدھر لئے پھرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ وہ ہوا میں مل کر اس قدر کم مقدار میں رہ جاتی ہے کہ اس کا کوئی نمایاں اثر نہیں ہوتا۔ کلورین اور فاسجین (Phosgene) اسی قسم کی گیسیں ہیں۔ کھلی ہوا میں کلورین کا اثر دس منٹ تک اور جنگل میں ایک گھنٹہ تک رہتا ہے۔ فاسجین کا اثر کھلی ہوا میں دس منٹ اور جنگل میں صرف چار منٹ رہتا ہے۔

(۲) دوسری قسم کی وہ گیسیں ہیں جن کا اثر بڑی دیر تک رہتا ہے۔ انگریزی میں ان کو Persistant gases کہتے ہیں۔ بموں کے پھٹنے کے بعد ان کا بہت تھوڑا سا حصہ بخار یا دخان کی صورت اختیار کرتا ہے اور باقی نہایت ہی باریک قطروں یا باریک سفوف کی شکل میں زمین پر یا دوسری اشیاء پر پڑا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ بخارات میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح اس کے برے اثرات لمبے عرصہ تک قائم رہتے ہیں۔ سورج کی گرمی اور ہواؤں کی رفتار ان میں معمولی تغیر پیدا کرتی ہیں۔ مسٹرڈ گیس (mustard gas) اس شق میں آتی ہے۔ کھلی ہوا میں اس کا اثر ۲۴ گھنٹے تک رہتا ہے اور جنگلوں میں کم و بیش ایک ہفتہ تک۔ لیوی سائٹ (Lewisite) اور کلوروپکرن (Chloro picrin) بھی اسی قسم کی ہیں۔ اسی طرح اشک آور گیسوں کا اثر بھی بعض صورتوں میں کافی دیر تک رہتا ہے۔

اثر کی شدت کے اعتبار سے گیسوں کے متعلق یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان کا اثر خفیف سا ہوتا ہے یا درمیانہ درجے کا یا بہت شدت کا۔ پھر یہ کہ وہ اثر صرف بے چینی اور گھبراہٹ تک محدود رہتا ہے یا مہلک ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اثر عارضی ہے یا مستقل۔ یہ تقسیم در اصل ان اغراض کے مدنظر ہوتی ہے جن کے تحت گیس استعمال کی جاتی ہے۔

gas attack کے مقاصد

(زہریلی گیسوں کے استعمال کی غرض)

بعض دفعہ زہریلی گیس کے استعمال کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میدان جنگ میں آنے والے سپاہی یا فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہلاک یا ناکارہ ہو جائیں۔ اس غرض کے لئے مہلک قسم کی گیسیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جو عموماً نظام تنفس پر اثر انداز ہو کر ہلاکت پر منتج ہوتی ہیں۔

کبھی ہلاک کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ مقاصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اشک آور گیس یا چھینکیں اور کھانسی پیدا کرنے والی گیسوں کے استعمال سے میدان جنگ میں کام کرنے والوں کی کارکردگی کو متاثر کیا جائے۔ وہ بار بار گیس ماسک (gas mask) لگانے پر مجبور ہوں۔ اور ان کی نقل و حرکت میں روکاوٹ پیدا ہو۔ جسمانی اذیت کے باعث فوجیوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کا moral خراب ہو اور وہ پست ہمت ہو جائیں۔ اس غرض کے لئے مہلک یا شدید اثر پیدا کرنے والی گیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اشک آور یا اسی قسم کی گیسوں سے کام نکل جاتا ہے۔

پھر کبھی گیس کے حملہ کا مقصد ملک میں عام بے چینی اور سراسیمگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ عوام الناس تنگ آکر اپنی حکومت پر زور دیں کہ وہ ہتھیار ڈال دے یا صلح پر آمادہ ہو جائے۔ اس غرض کے لئے کھلے شہروں اور اجتماع کے مقامات پر بمباری کی جاتی ہے۔ شہر میں مرد عورتیں اور بچے سبھی ہوتے ہیں جن کا براہِ راست جنگ سے تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے مصلحتاً ایسے مقامات پر شدید قسم کی مہلک گیسیں استعمال نہیں کی جاتیں۔

دورانِ جنگ میں جس مقام پر حملے کے بعد قبضہ کرنا مقصود ہوتا ہے وہاں عموماً (non Persistant) یعنی غیر قیام پذیر مہلک گیسیں استعمال کی جاتی ہیں جو پھیپھڑوں پر اثر انداز ہو کر فوری نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ جنگ عظیم کے دوران میں سب سے زیادہ اسی قسم کی گیسوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور انہی کی وجہ سے سب سے زیادہ اموات واقع ہوئیں۔ ان کا اثر دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں رہتا۔ حملے کے تھوڑی دیر بعد اس علاقہ پر بغیر کسی خطرے کے قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ ہلاکت پیدا کرنے کے لئے ہوا میں ان گیسوں کی مقدار ½ ملی گرام فی ہزار مکعب سمر سے لے کر ۵ ملی گرام تک ہونی چاہئے۔ (ایک اونس وزن میں قریباً ۲۸ ہزار تین سو ملی گرام ہوتے ہیں اور ایک ہزار مکعب سمر قریباً ۶۱ مکعب انچ کے برابر ہوتا ہے) یوں سمجھ لیجئے کہ ایک میدان جو ۱۰۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا ہو۔ اس کی ہوا میں ۵۰ فٹ کی بلندی تک مہلک اثر پیدا کرنے کے لئے کم از کم ۲۷ پونڈ گیس کی ضرورت ہوگی۔ کم زہریلی گیسوں کی صورت میں یہ مقدار ۲۵ گنا تک بڑھ جاتی ہے۔

فنائل ڈائی برم آرسن (Phenyl dibromarsin) پھیپھڑے پر اثر کرنے (injurant) میں سے سب سے زیادہ مہلک ہے اگر اس کی مقدار ⅕ ملی گرام فی ہزار مکعب سمر بھی ہو تو دس منٹ تک اس ہوا میں سانس لینے کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے فاسجین کی مقدار ½ ملی گرام ہونی چاہیئے کلوروپکرن کی دو ملی گرام اور کلورین کی ½ ۵ ملی گرام۔ جنگ عظیم کے دوران میں مجموعی طور پر اس قسم کی زہریلی گیسیں ایک لاکھ ٹن سے زائد مقدار میں استعمال کی گئیں۔ (ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے) اور اس سے قریباً پونے نو لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ گویا ایک آدمی کو ناکارہ کرنے کے لئے اوسطاً ۲۳۰ پونڈ گیس استعمال ہوئی۔

بموں کی شناخت

اس فرق کو ظاہر کرنے کے لئے کہ کسی بم میں کونسی گیس بھری ہے مختلف ممالک مختلف علامتیں استعمال کرتے تھے۔ جرمنوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ اشک آور گیسوں پر وہ سفید کراس کا نشان لگاتے تھے۔ زیادہ تیز اثر پیدا کرنے والی گیسوں پر نیلے رنگ کی کراس بناتے تھے۔ کھجلی اور آبلے پیدا کرنے والی گیسوں پر پیلے رنگ کا کراس بناتے تھے۔ اور سخت مہلک گیسوں پر سبز رنگ کی کراس ہوتی تھی۔ اس کراس کی علامت کے ساتھ ایک آدھ حرف یا نمبر ہوتا تھا۔ جس سے پتہ لگ جاتا تھا کہ کونسا مرکب استعمال کیا گیا ہے۔ گیس سے بھرے ہوئے بموں کو دوسری قسم کے بموں سے امتیاز کرنے کے لئے سارے بموں پر مختلف رنگ چڑھا دیئے جاتے تھے۔

بم کئی اغراض کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ بعض دخان پیدا کرتے ہیں اور بعض آگ لگاتے ہیں۔ ان میں سے باہم امتیاز پیدا کرنے کے لئے وہ بھی مختلف بموں کو مختلف رنگ لگاتے تھے۔

جنگ میں زہروں کا استعمال

زہریلی گیسوں کے سلسلہ میں ایک

دلچسپ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر قسم کے زہر جنگ میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک اغراض جنگ کا تعلق ہے زہروں کا استعمال قدیم زمانہ سے ہوتا آیا ہے۔ افریقہ کے حبشی اور ہندوستان کے قدیم باشندے بھی زہر میں بجھے ہوئے تیر استعمال کرتے تھے۔ جنگ میں استعمال کرنے کے لئے ہر ایک زہر موزوں نہیں ہوتا۔ اس غرض کے لئے اس میں بعض خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے جب تک وہ خصوصیات کسی چیز میں نہ پائی جائیں اس کو بڑے پیمانہ پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

اس وقت تک کم و بیش ۵ لاکھ مرکبات سے انسان واقف ہو چکا ہے جن میں سے قریباً نصف ایسے ہیں جن کے خواص کا تفصیل سے مطالعہ کیا گیا ہے ان میں سے کئی ہزار مرکبات ایسے ہیں جو زہروں میں شمار ہوتے ہیں لیکن وہ سب کے سب جنگ میں استعمال نہیں ہو سکتے۔ کیمیائی جنگ کا جرمنی کی طرف سے آغاز ہونے کے بعد اتحادیوں نے بھی اس طرف فوری توجہ کی۔ چنانچہ جنگ کے دوران میں قریباً چار ہزار زہریلے مرکبات کی موزونیت کو پرکھا گیا۔ ان میں سے صرف تیس ایسے تھے جو جنگ میں استعمال ہونے کے لئے موزوں تھے۔ مگر عملاً صرف ۱۲ کا انتخاب کیا گیا اور بڑے پیمانے پر تیار کر کے استعمال کیا گیا۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ ان بارہ مرکبات میں سے بھی صرف چھ ایسے تھے جن کے استعمال کو کامیاب کہا جا سکتا ہے۔ اب لاکھوں مرکبات میں سے یا ہزاروں مرکبات میں سے صرف چھ کا کامیاب ثابت ہونا بتلاتا ہے کہ war gas کے طور پر کسی چیز کے استعمال کئے جانے پر بہت سی قیود عاید ہوتی ہیں۔ جب تک یہ تمام ضروری شرائط پائی نہ جائیں کسی مرکب کے ضروری ہونے کے بارے میں فتویٰ نہیں دیا جا سکتا یہ شرائط اور قیود اپنی ذات میں بہت دلچسپ ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر غیر مناسب نہ ہوگا۔

موزونیت کی شرائط

ان شرائط میں سے بعض ٹیکنیکل قسم کی ہیں اور بعض فنون جنگ سے تعلق رکھتی ہیں

ٹیکنیکل قیود

۱۔ ٹیکنیکل قیود میں سے سب سے اہم (Raw material) یا خام اشیاء کا سوال ہے جن سے کہ زہریلی گیس تیار کی جا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک مرکب اپنی ہلاکت آفرینی کے اعتبار سے نہایت موزوں ہو لیکن اس وقت تک اس کو استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کی تیاری کے لئے خام اشیاء کافی مقدار میں اپنے ملک سے ہی دستیاب نہ ہو سکیں۔ جو چیز باہر سے منگائی جاتی ہے اس کا زمانہ جنگ میں بھی دستیاب ہو سکنا ضروری نہیں اور کسی صورت میں بھی اس پر پورا انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری ضروری شرط

یہ ہے کہ وہ آسانی سے تیار کی جا سکے۔ کیمیائی مرکبات کی تیاری میں بسا اوقات بڑے پیچیدہ طریق استعمال کئے جاتے ہیں جن کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے خاص ماہروں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے کام کا لمبا اور کافی تجربہ رکھتے ہوں۔

تجربہ اور مہارت تو درحقیقت ہر قسم کی چیزوں کی تیاری کے لئے ضروری ہے لیکن زہریلی گیسوں کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے تو انجنیئر سے لے کر معمولی مستری اور چیف کیمسٹ سے لے کر معمولی کارکن تک سارے کے سارے عملہ کا پوری طرح ٹرینڈ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اس کے نتائج نہایت خطرناک نکل سکتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ بھی ذرا سی غلطی ہو جائے تو مالی نقصان کے علاوہ بے شمار جانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ دوران جنگ میں جبکہ ضروریات جنگ کو پورا کرنے کے لئے مختلف قسم کی چیزوں کی پیداوار عام حالات کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے ایسے ماہروں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا نہ ماہرین آسانی سے تیار کئے جا سکتے ہیں اور نہ مشینری حسب ضرورت آسانی سے تیار کی جا سکتی ہے۔ خام مال کی مقدار بہت محدود ہوتی ہے اور ضروریات بے شمار اس لئے بعض چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور نسبتاً ضروری چیزوں کو بہرحال ترک کرنا پڑتا ہے۔

(باقی)

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اعلان برائے توجہ چندہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کہ اس موقعہ پر مہمان مستورات کی رہائش۔ خوراک اور اجتماع کے دیگر انتظامات پر جو خرچ ہوتا ہے اسے پورا کرنے کے لئے اس مرتبہ حسب توفیق ہر ممبر لجنہ سے چندہ لے کر اپنے ہمراہ لیتی آئیں۔ اور جو لجنات اپنی نمائندگان نہیں بھجوا رہیں وہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ فی الحال اس کی کوئی شرح مقرر نہیں کی جاتی جتنی رقم وصول ہو بھجوا دیں۔ آئندہ سال کے لئے اس کی شرح مقرر کر دی جائے گی۔ یہ چندہ سال میں صرف ایک مرتبہ وصول کیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے نمائندگان سالانہ اجتماع کے نام نہیں آئے۔ تمام زعماء صاحبان فوری طور پر انتخاب کرا کر نمائندگان کا نام دفتر میں بھجوا دیں تا انہیں ایجنڈا بھجوایا جائے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مجلس افتاء کا اہم اجلاس

مجلس افتاء ربوہ کا نہایت ضروری اور اہم اجلاس بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار بوقت آٹھ بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ارکان سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں شرکت کو اہم تصور فرمائیں۔

ناظم افتاء۔ ربوہ

ولادت

مورخہ ۲۹-۹-۵۷ بروز اتوار۔ مکرم کیپٹن سلیم احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کا مٹھی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا نرینہ بچہ عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل سپلائی اینڈ پرچیز گورنمنٹ آف پاکستان کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے ماتحت مساجد فنڈ ہیرون میں پچیس روپے دیئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی و باصحت عمر دے۔ اور خادم دین و صاحب اقبال بنا دے۔ اللّٰھم آمین

مرزا محمد لطیف مربی جماعت احمدیہ کراچی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رپورٹ آمد چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ ستمبر ۵۷ء

چندہ مسجد ہالینڈ کی آمد بابت ماہ ستمبر ۵۷ء کا گوشوارہ آپ بہنوں کے سامنے پیش ہے اس ماہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۳۲۶۷/- روپے کی آمد ہوئی ہے۔ اگر بہنیں کچھ تھوڑی سی ہمت سے کام لیں تو باقی ۵۰۵۷۷/- روپے کی رقم بھی جلد از جلد ادا ہو سکتی ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم احمدی مستورات کو اس قرضہ کے اتارنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر اس کے بعد مزید قربانیوں کی توفیق دے آمین۔

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۱	بیگم مرزا مبارک احمد حیدرآباد سندھ	۵—۰—۰
۲	استانی میمونہ صوفیہ	۲—۰—۰
۳	از لجنہ مرکزیہ	۲۹—۷—۳
۴	سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۲۲—۴—۰
۵	حمیدہ بیگم اہلیہ محمد عارف	۱—۰—۰
۶	جہلم شہر	۶۰—۲—۰
۷	بیگم ابراہیم۔ کراچی	۲۵—۰—۰
۸	از طرف والدہ مرحومہ	
	علی محمد ٹیچر ایم بی سکول چاہ پوپڑ والہ ضلع ملتان	۳—۸—۰
۹	اہلیہ صاحبہ علی محمد ٹیچر " "	۱—۰—۰
۱۰	اہلیہ فضل علی خان " "	۱—۰—۰
۱۱	گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	۱۱—۰—۰
۱۲	والدہ ابو الحسن صاحب پشاور	۱۰—۰—۰
۱۳	گوجرخان ضلع راولپنڈی	۲—۴—۰
۱۴	امینہ بیگم حیدرآباد سندھ	۱۵—۰—۰
۱۵	شمس النساء " "	۵—۰—۰
۱۶	رضیہ سلطانہ " "	۴—۰—۰
۱۷	فرخندہ اختر " "	۱—۰—۰
۱۸	شاہ سلطی " "	۵—۰—۰
۱۹	گوئے کی ضلع گجرات	۳—۰—۰
۲۰	چک ۸۴	۲—۰—۰
۲۱	حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۵—۰—۰
۲۲	بشریٰ ربانی بیگم چوہدری ظفر اللہ خان	۵۰—۰—۰
۲۳	سرگودھا	۵—۰—۰
۲۴	حیدرآباد سندھ	۳—۰—۰
۲۵	نعمت اللہ صاحب چک ۹۵ دتن ضلع منٹگمری	۵—۴—۰
۲۶	سکینہ بیگم اہلیہ مرزا محمد عثمان سعودی عرب	۱۰—۰—۰
۲۷	شریفاں بی بی	۵—۰—۰
۲۸	اہلیہ چوہدری شکر اللہ خان ڈسکہ	۷۰—۰—۰
۲۹	معرفت برکت بی بی صدر لجنہ نواب شاہ سندھ	۳۰۰—۰—۰
۳۰	پشاور	۲۹—۱—۰
۳۱	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۳—۰—۰
۳۲	لجنہ اماء اللہ ربوہ ضلع جھنگ	۴۸۲—۲—۰
۳۳	سعیدہ خانم اہلیہ عبد القیوم صاحب کمپونڈر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ	۱—۰—۰
۳۴	عزیزہ بیگم اہلیہ نواب محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ	۱۵۰—۰—۰
۳۵	بیگم کوٹ شاہدرہ	۱—۰—۰
۳۶	راولپنڈی	۲۶۸—۱۱—۰
۳۷	صفیہ بدل الرحمن صاحب مرحوم	۲۵—۰—۰
۳۸	بھکہ ضلع سرگودھا	۹—۰—۰
۳۹	سید قمر الحق صاحب شکار پور سندھ از طرف والدہ صاحبہ	۵—۰—۰
۴۰	گوجرانوالہ	۵۹—۰—۰
۴۱	ایبٹ آباد	۱۷—۰—۰
۴۲	کراچی	۱۵—۰—۰
۴۳	لاہور	۷۵۰—۰—۰
۴۴	حضرت سیدہ ام مرزا طاہر احمد مرحومہ رضی	۸۷۰—۱۳—۰
	کل میزان	۳۲۶۷—۸—۳

اصلاح وارشاد

اسلامی نماز کی اہمیت

پانچ بنائے اسلام میں سے دوسرا بڑا رکن نماز ہے۔ نماز کا پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ کہ اے لوگو نماز کو قائم کرو۔ اور مشرکوں میں سے مت بنو۔ حدیث شریف میں ہے۔ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک صوفی بزرگ نے من ترک الصلوٰۃ الحدیث کے مضمون کو قرآن کریم میں تلاش کرنا شروع کیا۔ تیس سال تک تلاش کرتے رہے۔ تو اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین کی آیت مل گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے حضور سوال کہ نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے؟

فرمایا۔ نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ایک قوم اسلام لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ۔ دیکھو جب نماز نہیں تو اور ہے ہی کیا وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک مسلمانوں کی تباہی کا بہت بڑا موجب نماز چھوڑنا ہے۔ اول تو امراء نے نماز ہی پڑھنی چھوڑ دی۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ گھروں میں ہی پڑھتے ہیں۔ عام طور پر لوگ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں پر نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کے متعلق یہ خیال بھی دل میں لانا خطرناک ہے کہ اس میں سے کوئی آدمی تارک نماز ہے۔" (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس فریضہ کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی پابندی کریں اور کرائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب مورخہ ۲۹/۹/۵۷ کو محلہ دار الیمن ربوہ میں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے پڑھائی۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں۔ دفن کئے گئے۔ مرحوم نہایت صابر وشاکر اور متقی۔ تہجد گذار اور مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ اپنے پیچھے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الواحد کارکن اصلاح وارشاد)

138

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۶۷۳ میں بشیر احمد وڑائچ ولد چوہدری سردار خاں صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن سعد اللہ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۶-۵-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد بمعہ الاؤنس مبلغ ۵۵/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی مزید جائداد میرے ترکہ پر ثابت ہو۔ تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور یہ وصیت میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔

العبد:۔ بشیر احمد وڑائچ ساکن سعد اللہ پور حال ربوہ دفتر پی ایس ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ مسعود احمد دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ ۵۶-۵-۱۳

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۶۷۵ میں محمد الطاف خاں ولد محمد حیات خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۵-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۷۰/- روپے ہے۔ جو دفتر صدر انجمن احمدیہ سے ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آئندہ بھی جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میری جائداد میں سے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد الطاف خان

گواہ شد:۔ محمد حیات خاں والد موصی ساکن ملتان حال ربوہ موصی ۲۷۶۲

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم واقف زندگی کارکن دفتر وکالت مال ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۷۶ میں محمد علی ولد شیخ علی گوہر قوم شیخ قانون گوئی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۱۷ ج ب سٹودی ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۵-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی جائداد اسوقت اراضی زرعی نہری تین کیلہ تقریباً ہے۔ جو کہ واقع چک ۲۱۷ ج ب (المعروف سٹودی) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت میں تقریباً چھ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو میری آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد علی بقلم خود ۵۶-۵-۳

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ ضلع لائل پور ۵۶-۵-۳

گواہ شد:۔ امیر علی بقلم خود چک ۲۱۷ سٹودی۔ ڈاکخانہ مہدی آباد۔ ضلع لائل پور ۵۶-۵-۳

نمبر ۱۴۶۷۸ میں صوبہ خان ولد حسین بخش قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دھیرو کے ۲۳۳ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۵-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت اراضی نہری چار ایکڑ زمین ہے واقعہ چک ۲۳۳ ج ب ضلع لائلپور میں ہے۔ اس کی آمد سالانہ معہ تجارت سالانہ تقریباً ۴۰۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ Suba Khan بمقام چک ۲۳۳ ج ب دھیرو کے۔ ڈاکخانہ خاص براستہ گوجرہ۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ محمد شریف ۲۳۳ دھیرو کے ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ محمد یٰسین موصی ربوہ حال وارد چک ۲۳۳ دھیرو کے ضلع لائلپور ۵۶/۸/۲

نمبر ۱۴۶۸۰ میں فضل کریم جاہد ولد چراغ الدین قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۷-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ (۱) میرے پاس نقد مبلغ ۳۷۵/- روپے تین صد پچھتر روپے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتا ہوں اور عنقریب بعد از منظوری وصیت ہذا دسواں داخل خزانہ کروں گا۔

(۲) میری سالانہ آمدنی مبلغ ۲۰۰/- تخمیناً ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ سال بسال تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اگر اور کوئی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو صدر انجمن مذکورہ بالا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ فضل کریم ولد چراغ الدین

گواہ شد:۔ خاکسار شیخ عبد الرحیم احمدی آف موتی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ شیخ حمید الدین احمدی ولد شیخ جلال الدین محلہ گوبند گڑھ گلی نمبر ۵ مکان نمبر ۵۳ گوجرانوالہ ۵۶-۷-۳

نمبر ۱۴۶۸۱ میں نذیر احمد مدک ولد چوہدری نواب دین قوم جٹ مدک پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوجر ڈاکخانہ منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب محترم اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بحیات ہیں۔ میری موجودہ آمد بمعہ الاؤنس ۷۹/- روپے بتفصیل ۵۹/- روپے تنخواہ + ۲۰/- روپے الاؤنس ہے۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ تازیست اپنی آمد ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد:۔ نذیر احمد کارکن نظارت دیوان حال دارالفضل صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

گواہ شد:۔ مسعود احمد دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر

بقیہ صفحہ اول:۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ان ہر دو اصحابِ کرامؓ کی نمازِ جنازہ آج مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء صبح ۱۱ بجے اکٹھی پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے حضرت میاں صاحب موصوف نے ہر دو جنازوں کو کندھا بھی دیا۔ بعدہٗ انہیں مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ حضرت منشی خدابخش صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر تیار ہونے پر حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ ربہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو اصحابؓ کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے فضل سے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے اور پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کراچی اور قابل کے درمیان فضائی سروس کے انتظامات

طیارے ہر پیر اور جمعرات کو کراچی سے کابل روانہ ہوا کریں گے

کراچی ۸ اکتوبر۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے اس ماہ ختم ہونے سے پہلے کراچی اور قابل کے درمیان ہفتہ میں دو بار سروس جاری کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق ہر پیر اور جمعرات کو ہوائی جہاز کراچی سے کابل روانہ ہوا کریں گے۔ کل پی آئی اے کا جو ڈکوٹہ جہاز تجرباتی پرواز پر کابل روانہ ہوا تھا۔ اور ۵ منٹ قندھار میں ٹھہرنے کے بعد بخیریت کابل پہنچ گیا۔ اس جہاز میں چودہ آدمی تھے۔ کابل کے ہوائی اڈے پر افغان حکومت کی طرف سے ڈکوٹہ کا خیر مقدم کیا گیا۔

پاکستان افغانستان کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ ہوائی سروس کا اجراء اس کی ایک علامت ہے۔

اشتہار زیر دفعہ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت خان عبدالحمید خاں صاحب نیازی افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ
مقدمہ نمبر ۲۲ فک الرہن دو فعہ موضع سمندوآنہ تحصیل شورکوٹ

غلام محمد صاحب ولد اجادہ۔ دلیداد۔ سلطان پسران شیر قوم سیال سکنہ سمندوآنہ۔ تحصیل شورکوٹ

بنام لیکھا رام۔ جنول داس۔ تیجو رام۔ ایسر داس۔ اوتم چند پسران ٹکایا رام کیشو ناتھ۔ جگدیش چندر۔ سومناتھ پسران ہنال چند۔ ہری کشن۔ ستیش کمار پسران ٹھاکر داس رام بھجایا ولد موتہ رام۔ مگر ان داس ولد کانشی رام۔ نانا ولد گورمکھ۔ رام دھن ولد ذونس داس غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۵۲ رقبہ ۱۱ کھاتہ نمبر ۵ کا ۱/۳ حصہ بقدر ۱۷ کھاتہ نمبر ۱۸ کا ۱/۲ حصہ بقدر کل تعدادی موضع سمندوآنہ

مندرجہ بالا میں لیکھا رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۶ کو بوقت صبح ۹ بجے بمقام جھنگ حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بعدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲/۹ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ہمارے مقرر کردہ منظور شدہ اور مطبوعہ نرخوں کے اندر اندر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر مطبوعہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۱۶ اکتوبر کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جائیں۔ اور ۱۶ اکتوبر کے دو بجے بعد دوپہر تک میرے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ آمدہ سربمہر ٹنڈر ۱۶ اکتوبر کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	کام مکمل کرنے کا عرصہ
(۱) سٹاف کوارٹرز کلاس چہارم کے دس یونٹ II/۱۵۷ لاہور میں تعمیر کرنا۔	۲۶۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	دو ماہ
(۲) بلاک A نزد ٹیکنیکل سکول واقعہ ریلوے روڈ لاہور میں سابقہ تعمیر شدہ کوارٹروں کا ازالہ اور ان کی جگہ سٹاف کوارٹرز کلاس چہارم کے دس نئے یونٹ تعمیر کرنا۔	۲۳۰۰۰/- روپے	۶۰۰/- روپے	دو ماہ
(۳) بلاک B نزد ٹیکنیکل سکول واقعہ ریلوے روڈ لاہور میں سابقہ تعمیر شدہ کوارٹروں کا ازالہ اور ان کی جگہ سٹاف کوارٹرز کلاس چہارم کے دس نئے یونٹ تعمیر کرنا۔	۳۰۰۰۰/- روپے	۶۰۰/- روپے	دو ماہ

— وہ ٹھیکیدار اصحاب جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیدار اصحاب کی فہرست میں درج نہیں۔ وہ اپنے نام ۱۶ اکتوبر تک درج کروا سکتے ہیں۔ اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

— مفصل شرائط۔ ہدایات اور ہمارے منظور شدہ نرخ اور اندازے وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروبار کے اوقات میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

— ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور